Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲/۸

یوم سہ شنبہ

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ ۔ ۲۲ صلح ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال کمزور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے آج اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

تہران ۲۱ جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے کہا کہ میری حکومت نے ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی فنی امداد کا امریکی پروگرام منظور کر لیا ہے۔

تیونس میں فرانس کے تازہ اقدام کی مذمت

حالات کا جائزہ لینے کیلئے وفد بھیجنے کا مطالبہ

پیرس ۲۱ جنوری۔ تیونس کی سوشلسٹ پارٹی نے فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ تیونس کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے وہاں ایک وفد بھیجے۔

نیز سوشلسٹ پارٹی نے تیونس کے قومی رہنماؤں کی گرفتاری پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کی کارروائیاں آئینی اصولوں کے سراسر خلاف ہیں ان کے نتیجے میں فرانس اور تیونس کے درمیان کشیدگی بڑھے گی اور تمام دنیائے اسلام کیساتھ فرانس کے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ تیونس کی آزادی کا معاملہ طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت وہاں کے قومی رہنماؤں سے براہ راست بات چیت کرے۔

برطانوی فوج کے چھاتہ بردار بریگیڈ نے سارے اسماعیلیہ شہر کا محاصرہ کر لیا

قاہرہ ۲۱ جنوری۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ اسماعیلیہ شہر کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے برطانوی فوج کا چھاتہ بردار بریگیڈ بھی میدان میں آگیا ہے۔ بریگیڈ نے سارے شہر کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے اور برطانوی فوج کے سپاہی اس کی نگرانی میں ایک ایک مکان کی تلاشی لے رہے ہیں۔ یہاں دو روز سے شدید لڑائی جاری ہے۔ کل رات برطانوی ٹینکوں نے بھی کارروائی شروع کر دی تھی۔ آج وہ انہی چوکیوں پر ڈٹے رہے جہاں انہوں نے کل پوزیشن لی تھی۔ آج شہر سے باہر ایک پہاڑی پر متعین برطانوی فوج اور اسماعیلیہ کے شہریوں نے ایک دوسرے کے خلاف گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ برطانوی توپ خانے نے گولہ باری کر کے شہریوں کو خاموش کرا دیا ۔۔۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا کہ ہفتہ کے روز جو امریکی راہبہ ہلاک ہوئی تھی وہ برطانیوں کی گولیوں سے ہلاک ہوئی تھی۔ ریڈیو نے مصر کے قائمقام وزیر خارجہ فراغ پاشا کے بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اس حادثہ کی ساری ذمہ داری برطانوی فوج پر ہے۔

امریکی سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے آج اس خبر کی تردید کی کہ حکومت امریکہ نے اس راہبہ کے ہلاک ہونے پر مصر سے احتجاج کیا ہے۔ اس نے کہا واقعہ کی تحقیقات سے قبل امریکی حکومت کسی قسم کا احتجاج کرنا مناسب خیال نہیں کرتی ۔۔۔ آج قاہرہ میں وزارت داخلہ کے حکم کے تحت تمام سکول بند رہے۔ پچھلے ہفتہ کے آخر میں پولیس اور طلباء کے درمیان جو جھڑپیں ہوئی تھیں ان میں دو طلباء ہلاک اور بیس زخمی ہوئے۔ کل رات مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے طلباء سے اپیل کی کہ وہ مظاہروں میں حصہ نہ لیں اور اشتعال انگیز عناصر کا آلۂ کار نہ بنیں۔

سانحۂ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کا اجلاس

لاہور ۲۱ جنوری۔ یہاں قائد ملت خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا پھر اجلاس ہوا جس میں کمیشن نے سرحد و پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل اور پبلک ایڈووکیٹ کی بحث سنی۔ یہ بحث بند کمرے میں سنی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ساری بحث بند کمرے ہی میں سنی جائے گی۔

پنجاب کیلئے مزید بجلی کا انتظام

سرحد اور پنجاب کے درمیان سمجھوتہ

لاہور ۲۱ جنوری۔ صوبہ سرحد سے پنجاب کیلئے بجلی کی فراہمی کے سلسلے میں دونوں صوبوں کے درمیان دو برس سے جو مذاکرات جاری تھے وہ بطریق احسن انجام پا گئے ہیں۔

اس کے تحت آئندہ دس سال میں صوبہ سرحد مالاکنڈ اور درگئی کی پن بجلی کی سکیموں سے پنجاب کو بجلی کی کافی مقدار مہیا کرے گا۔ توقع ہے کہ اس سال کے آخر تک درگئی پروجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ ۱۹۵۵ء میں صوبہ سرحد پنجاب کو گیارہ ہزار کلوواٹ بجلی مہیا کرے گا۔

خواجہ ناظم الدین کے نام تیونسی لیڈر کا پیغام

کراچی ۲۱ جنوری۔ تیونس میں قومی لیڈروں کی گرفتاری اور ان کے نتیجے میں رونما ہونیوالے واقعات کے متعلق وہاں کی نو دستور پارٹی کے سیکرٹری کی طرف سے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام ایک پیغام موصول ہوا ہے ۔۔۔ پیرس میں تیونس کے وزیر اقتصادیات نے کہا ہے کہ میرے وفد نے فیصلہ کیا ہے کہ تیونس کے معاملات میں پنڈت نہرو سے حمایت کی درخواست نہ کی جائے کیونکہ ہندوستان کی ہمدردی کی ایک ڈھونگ سے زیادہ حیثیت نہیں ہے۔

اقتصادی کمیشن میں پاکستانی وفد کی قیادت

سید علی حسین شاہ گردیزی کریں گے

لاہور ۲۱ جنوری۔ پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین گردیزی ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کے آٹھویں اجلاس میں پاکستانی وفد کی رہنمائی کریں گے۔ آپ آئندہ جمعرات لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں مرکزی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد آپ ۲۷ جنوری کو رنگون روانہ ہوں گے۔ کمیشن کا اجلاس ۲۹ جنوری سے شروع ہو کر ۱۰ فروری تک جاری رہے گا۔

ایران میں تمام برطانوی قونصل خانے بند کر دیئے گئے

تہران ۲۱ جنوری۔ حکومت ایران کے حکم کے مطابق ایران میں آج صبح تمام برطانوی قونصل خانے بند کر دیئے گئے۔ برطانوی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ ایران میں برطانوی سفارت اور قونصل کو حرکت کی وہی آزادی حاصل رہے گی جو ایرانیوں کو انگلستان میں حاصل ہے۔ تبریز اور خرم کے قونصل خانے بلجیم کے مفادات کی بھی حفاظت کرتے تھے۔ ان کیلئے بھی اس حکم کی تعمیل لازمی قرار دی گئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں قونصل خانوں کے بند ہو جانے سے بلجیم کے سفارتی شعبے بھی بند ہو گئے ہیں۔

گورنر سرحد کا ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ورود

پشاور ۲۱ جنوری۔ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین بنوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچ گئے۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں اور وزیر میاں جعفر شاہ بھی آپ کے ہمراہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں چند دن قیام کریں گے۔

ڈاکٹر مصدق کو قتل کی دھمکی

تہران ۲۱ جنوری۔ فدایان اسلام نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے قائد کو فوراً رہا نہ کیا گیا تو ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کو قتل کر دیا جائے گا۔

چاول کی برآمد پر پابندی

پشاور ۲۱ جنوری۔ سرحد کی حکومت نے چاول اور دھان کراچی بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے تاکہ صوبے میں چاول کا ذخیرہ محفوظ کیا جا سکے۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۲۱ جنوری۔ وزیر اطلاعات و مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں مہاجرین کی آبادکاری کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں صوبائی حکومت سے بات چیت کروں گا۔ آپ دوران قیام میں مہاجرین کی آبادکاری کے کام کا معائنہ کریں گے۔ کل تیسرے پہر آپ مقامی صحافیوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔

عراقی محکمہ سروے کے ڈائرکٹر کراچی آ رہے ہیں

کراچی ۲۱ جنوری۔ عراق کے محکمہ سروے کے ڈائرکٹر عنقریب کراچی پہنچنے والے ہیں۔ وہ اپنے محکمہ کیلئے پاکستانی ماہرین اور دیگر عملہ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

پاکستان میں انجمن اخوان المسلمین کا قیام

کراچی ۲۱ جنوری۔ پاکستان میں بھی "انجمن اخوان المسلمین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی گئی ہے جو مصر میں قائم شدہ انجمن کی شاخ کے طور پر کام کریگی۔ اس کا صدر دفتر کراچی میں کھولا گیا ہے۔

تھل کے علاقہ میں ایک اور سڑک مکمل ہو گئی

لاہور ۲۱ جنوری۔ پنجاب کے تھل کے علاقہ میں ساڑھے اٹھارہ میل لمبی ایک اور پختہ سڑک تیار ہو گئی ہے۔ یہ میانوالی کو کندیاں سے ملاتی ہے۔ اس پر آمد و رفت شروع ہو چکی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قافلہ قادیان ۱۹۵۰ء کے اصحاب توجہ فرمائیں

رُکے ہوئے سامان کی واپسی کی امید پیدا ہوئی ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

جو احباب اور بہنیں سنہ ۱۹۵۰ء کے قافلہ میں یعنی آج سے ایک سال قبل قادیان گئے تھے۔ ان کا کچھ سامان واپسی پر ہندوستانی کسٹم نے واہگہ بارڈر پر روک لیا تھا۔ اب اس سامان کی بحالی کی ایک صورت پیدا ہوئی ہے۔ پس جن اصحاب قافلہ کا سامان اس موقعہ پر روکا گیا۔ وہ مجھے اپنے سامان کی تفصیل اور اپنے نام اور پتہ وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے سامان کی واپسی کی کوشش کی جا سکے۔ یہ خیال رہے کہ ابھی اس معاملہ میں کوئی پختہ صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بعض افسروں کی طرف سے امید دلائی گئی ہے کہ غالباً اس سامان کا کچھ حصہ واپس مل سکے گا۔ لہذا کوشش کی غرض سے یہ اطلاع طلب کی جا رہی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰/۱/۵۲

"الفضل" کا مصلح موعود نمبر شائع کیا جائیگا

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے اس مبارک تقریب پر الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا انشاء اللہ۔ علمائے سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس تقریب کے مناسب حال موضوعات کے متعلق مضامین زیادہ سے زیادہ ۵ فروری ۱۹۵۲ء تک ارسال فرمائیں۔

مسئلہ خلافت کا صحیح نظریہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہائت ہی لطیف مضمون رقم فرمایا ہے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی نشر و اشاعت کی طرف سے ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا جائے گا۔ شہری جماعتوں کو اس مضمون کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے۔ پمفلٹ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا اور قیمت صرف ۲ ر فی کاپی ہوگی۔ پچاس یا پچاس سے زائد نسخے منگوانے والوں سے ۱۰ روپے فی سینکڑہ لئے جائیں گے۔ چونکہ یہ مضمون فی الحال محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے دفتر نشر و اشاعت ربوہ کو جس قدر نسخے آپ کو مطلوب ہوں۔ ان کی اطلاع دے کر ریزرو کرا لیں۔

(مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گمشدہ اشیاء

حسب ذیل اشیاء انکوائری آفس و مکانات کے دفتر میں جلسہ سالانہ کے دوران میں گمشدہ موصول ہوئی ہیں۔ جن احباب کی گم ہوں وہ چیزوں کی نشانی بتا کر ناظم انکوائری و مکانات جلسہ سالانہ سے لے سکتے ہیں۔

(۱) کچھ نقدی
(۲) دو عدد چھتری
(۳) ایک پین
(۴) ایک چاقو
(۵) ایک پیٹی چمڑہ
(۶) چابیاں
(۷) بوٹ بچگانہ ایک جوڑی
(۸) بے بی شو ایک پاؤل
(۹) ٹوپیاں ۳ عدد
(۱۰) دستانہ ایک ہاتھ
(۱۱) لوٹا
(۱۲) مفلر دو
(۱۳) سیفٹی پن
(۱۴) جوتی دیسی ایک جوڑا
(۱۵) کلپ زنانہ ایک
(۱۶) قمیص بچہ ایک
(۱۷) نکر بچہ ایک
(۱۸) جیلی بچہ ایک پاؤل
(۱۹) رومال کھدر ایک
(۲۰) رومال سلکی ۳ عدد
(۲۱) جرابیں دو جوڑے
(۲۲) جراب ایک پاؤل
(۲۳) تولیہ ایک
(۲۴) ٹوتھ پیسٹ ایک
(۲۵) کنگھی ایک
(۲۶) پراندہ ایک

مشورہ

ہر سمت سیلِ نور بہاتے ہوئے چلو
آثار ظلمتوں کے مٹاتے ہوئے چلو

گونجیں فضا میں چار سُو نغماتِ سرمدی
کون و مکاں کو وجد میں لاتے ہوئے چلو

اٹھو بنا کے گردشِ ایام کو کنیز
اس عالمِ بسیط پہ چھاتے ہوئے چلو

روشن کرو قلوب میں سوزِ یقیں کی آگ
خوابیدہ ولولوں کو جگاتے ہوئے چلو

بخشی ہے تم کو حق نے زمانہ کی رہبری
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھاتے ہوئے چلو

ایمانِ ابراہیمؑ دکھاؤ کہ وقت ہے
آتشکدوں کو خُلد بناتے ہوئے چلو

آؤ بلا رہے ہیں مسیحِ زمانہ فیضؔ
دُنیا کو یہ پیام سناتے ہوئے چلو

فیض احمد اسلم متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور

ہمدردی

ہر انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے اور یہی وہ خاصہ ہے۔ جس کی وجہ سے انسان انسان ہے۔ جب ایک جانور کو تکلیف کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ تو اس کے لئے آپ کے دل میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کے ماحول میں ہزاروں انسان ضلالت و گمراہی میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کا ہر سانس ان کو موت کے قریب تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور آپ ہیں کہ اپنے پاس ایک لازوال زندگی اور ابدی حیات کا نسخہ رکھتے ہوئے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ احمدیت تو آپ سے یہ چاہتی ہے کہ آپ گھر گھر میں جائیں اور آبِ حیات کا پیالہ جاں بلب مریضوں کے ہونٹوں سے لگائیں تا وہ ان کو پی کر ابدی اور خوشحال زندگی حاصل کریں۔ اور آپ بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ پس چاہیئے کہ آپ تبلیغ کریں اور تبلیغ کریں۔ اس وقت بنی نوع انسان کے ساتھ سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست ہائے دُعا

میری ہمشیرہ مسماۃ صفیہ بیگم ایک لمبے عرصہ سے بیمار رضہ بنجار بیمار ہے۔ چند روز سے طبیعت میں بے چینی ہے اور تلی میں درد کی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد منیر سنت نگر لاہور (۲) میرے بھائی چوہدری محمد طفیل صاحب سابق سیکرٹری مال کرشن نگر کا چھوٹا لڑکا ۵-۶ ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد حسین سیکرٹری مال سنت نگر

روزنامہ الفضل لاہور
۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء

مسٹر چرچل کا مطالبہ

معمولی باخبر حلقوں کی رائے کے مطابق برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈین ایچی سن کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں امریکہ اور برطانیہ علاقائی دفاع کے متعلق مصر کے ساتھ ایک نئے زاویے سے معاملہ کرنے کے متعلق غور و فکر کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مصر کو کیا تجاویز پیش کی جائیں گی۔

انہی حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ مسٹر چرچل نے جو امریکہ فرانس اور ٹرکی سے امداد کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ممالک صرف برائے نام اپنی افواج ارسال کریں تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ نہری علاقہ کا دفاع خاص طور پر صرف برطانیہ کا ہی ذاتی کام نہیں ہے اور نہ خالص اس پر اسکی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا اثر تمام آزاد دنیا کی حفاظت پر پڑتا ہے۔

بہر حال جو کچھ بھی مسٹر چرچل کا مطلب ہے ہماری دانست میں اس کا بنیادی پہلو یہی ہے۔ کہ برطانیہ یا اس کے رفیق بھی مصر کو طاقت کے دکھاوے سے اپنے جائز حقوق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ نہری علاقہ کی حفاظت پر خواہ کتنا بھی دنیا کا امن منحصر ہو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ علاقہ مصر کی واحد ملکیت ہے اور خواہ برطانیہ۔ فرانس وغیرہ ممالک نے کسی غرض کے لئے اس پر کتنا ہی مال و زر خرچ کیا ہو یہ بات ان کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ مصر کی خود مختاری کو مجروح کریں۔ اور بغیر اس کی مرضی کے اس علاقہ پر بزور اپنا قبضہ قائم کئے رہیں امن دنیا کی حفاظت کی دلیل ایسی ہے۔ جو ہر طاقتور قوم کمزور قوموں کی ملکیت پر قبضہ کرنے کے جواز میں پیش کر سکتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں جو قومی بے انصافیاں ہو رہی ہیں۔ وہ اس بظاہر نیک ارادے کے پردہ میں ہی ہو رہی ہیں۔ اگر یہ دلیل درست ہے تو کیا برطانیہ برداشت کرے گا۔ کہ روس اسی دلیل کو پیش کر کے برٹش چینل پر قبضہ کرے۔ اگر یہ طاقتور قومیں اس لاطائل دلیل کو ترک کر دیں اور دوسری اقوام کو موقعہ دیں۔ کہ وہ اپنی رضامندی سے اپنے مصالح کے پیش نظر ایسے اہم علاقوں کو دنیا کے امن کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے جو چاہیں انتظامات کریں۔ اور ہمدرد ملکوں سے اس کے متعلق جو چاہیں معاہدے کریں تو ہمیں یقین ہے دنیا کے امن کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے

اگر برطانیہ کی واقعی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے بلکہ وہ صرف اس علاقے کا دفاع دنیا کے امن کے لئے چاہتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ امریکہ وغیرہ اقوام سے اس علاقہ پر جبری قبضہ رکھنے کے لئے فوجی امداد طلب کرے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ مصر سے صلح صفائی کے ساتھ ایسا سمجھوتہ کر لے کہ جس سے وہ مصر کی دوستی ہمیشہ کے لئے خرید لے۔ اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ بغیر کسی خراش کے مصر سے اپنی فوجیں نکال کر اپنی نیک نیتی کا ثبوت دے۔

اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے یقیناً وہ برطانیہ اور مصر کے درمیان دشمنی کی خلیج وسیع سے وسیع تر کرنے کا باعث ہو گا۔ اور جوں جوں یہ چپقلش بڑھتی جائے گی۔ دلوں کے زخم گہرے ہوتے جائینگے اور ایسی صورت میں جب برطانیہ کو زک اٹھانا پڑی تو بین الاقوامی معاملات میں اس کی پوزیشن اور بھی نازک ہو جائے گی۔ جو امریکی بلاک کے لئے یقیناً سخت نقصان دہ ثابت ہوگی۔ اور اگر امریکہ فرانس اور ٹرکی نے برطانیہ کو فوجی امداد دی تو خطرہ ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ جو دنیا کے سر پر دیر سے منڈلا رہی ہے یکدم نہ چھڑ جائے۔

دنیا کے موجودہ حالات میں امریکی بلاک کے لئے دانشمندانہ طریق یہی ہے کہ وہ ان تمام ملکوں کے جذبات آزادی کا پاس کرے۔ اور دفاع وحفاظت کی مشکوک اور رسوائے عام دلیل کو استعمال کرنا ترک کر دے۔ اور ان قوموں کا جو فرانس یا برطانیہ کے حلقہ اقتدار میں گرفتار ہیں۔ حقوق خود مختاری تسلیم کر لے۔ تاکہ وہ اپنے پاؤں کھڑے ہو کر رضامندی سے ان جمہوری نظریات کی پاسداری اور حفاظت کریں۔ جو اس بلاک کے نزدیک مقدس ہیں۔

دوسری بات جو امریکی بلاک کے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ کمیونزم کے خلاف دفاع چاہتی ہے تو اسے اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ سطح پر مضبوط تعلقات قائم کرنے ضروری ہیں۔ دوسری ایشیائی اقوام میں اس وقت تک روس نے جو اثر و رسوخ قائم کر لیا ہے۔ اکثر اسلامی ممالک ابھی تک اس سے آزاد ہیں۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام بذات خود روسی کمیونزم کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک ہے۔ جس کو نظر انداز کرنا سخت غلطی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تنگ آمد بجنگ آمد کی صورت پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ مصر، ٹیونس وغیرہ ممالک میں آثار پیدا ہو چکے ہیں۔

جنوبی ہندوستان میں کمیونسٹوں نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اور ہندوستانی پارلیمنٹ میں کمیونسٹوں کی جو وقعت قائم ہو گئی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں پاکستان میں کمیونزم کی سراسر ناکامی اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ اسلامی ممالک بطور خود کمیونزم کے مقابلہ میں ایک بہت بڑی روک ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اگر امریکی بلاک نے ان ممالک کی آزادی کی امنگوں کو دبانے کی کوشش جاری رکھی تو یقیناً یہ امنگیں اپنے نکاس کے لئے دوسرا راستہ تلاش کر لیں گی اور خواہ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس ان ممالک پر جبری قبضہ رکھنے میں کچھ عرصہ کے لئے کامیاب بھی رہیں ہمیشہ کے لئے ایسی حالت قائم نہ رہ سکے گی۔ اور اگر خدانخواستہ تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو گئی تو اب اگر ان سے بہتر سلوک نہ کیا گیا۔ تو امریکی بلاک کو غیر مطمئن ممالک سے خطرہ کا امکان بہت زیادہ ہو جائے گا۔ لیکن ان ممالک کے ساتھ اچھا سلوک اس امکان کو صفر کے درجے تک پہنچا سکتا ہے۔

خوراک کا سوال

خوراک کا سوال اس وقت پاکستان کے لئے نہایت اہم سوال ہے بلکہ یہاں تک کہ اسے زندگی اور موت کا سوال سمجھنا چاہیئے۔ پنجاب اور سندھ خوراک کی بچت کے صوبے ہیں لیکن باوجودیکہ حکومت نے اپنے ان ذخیروں کے منہ بھی کھول دیئے ہیں۔ جو اس نے آڑے وقت کے لئے جمع کر رکھے تھے گندم کا آٹا بازار میں روپیہ کا اڑھائی سیر بک رہا ہے۔ اور بیوپاری کہتے ہیں کہ ابھی آٹا اور مہنگا ہو گا۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ گرانی جیسا کہ کہا گیا ہے اس وجہ سے بھی ہے کہ برسات میں کافی بارش نہ ہونے کے سبب چھوٹے چھوٹے زمینداروں نے قحط سالی کے خوف سے اپنی فالتو گندم روک لی تھی۔ مگر یہ بنیادی سبب نہیں ہے جو اس حقیقت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعلان کیا گیا تھا کہ چونکہ سرمائی بارش جو گندم کی فصل کے لئے نہایت مفید ہے کافی ہو چکی ہے۔ اور یہ چھوٹے زمیندار آئندہ فصل کے لئے پر امید ہو چکے ہیں۔ اس لئے گندم ارزاں ہو جائے گی۔ اور گرانی رک جائے گی۔ مگر تا حال ایسا نہیں ہوا اس لئے یا تو یہ اندازہ غلط ہے کہ بارش کافی ہو چکی ہے۔ اور یا پھر وہ ذخیرے بجائے منڈیوں میں آنے کے اپنے نکاس کا کوئی اور راستہ اختیار کر رہے ہیں جو زیادہ منافعہ کا ضامن ہے۔

جہاں تک ذخیروں کو زیادہ منافعہ حاصل کرنے کے لئے روک رکھنے کا تعلق ہے۔ یہ فعل نہایت قبیح ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دے۔ اور اس میں زمیندار اور غیر زمیندار کا امتیاز نہ کرے۔ لیکن جہاں خوراک کے غیر قانونی طور پر باہر بھیجنے کا تعلق ہے۔ ہماری دانست میں ایسا فعل خاصکر موجودہ حالات میں غداری ہے۔ اور ایسے مجرم کو وہی سزا دینی چاہیئے۔ جو ایک غدار کو دی جاتی ہے۔ جو شخص اپنے ہی ملک میں بلیک مارکٹ کر کے زیادہ نفع لیتا ہے۔ اس کے دل میں کم سے کم وطن کی اتنی محبت تو باقی ہے۔ کہ وہ یہاں کی خوراک یہیں رہنے دیتا ہے۔ لیکن جو شخص زیادہ نفع کی خاطر قحط سالی میں خوراک باہر لے جاتا ہے۔ وہ نہ صرف پرلے درجہ کا حریص ہے بلکہ وطن کا سخت دشمن ہے۔

موجودہ قحط سالی بلا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ بات کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگ گندم باہر لے جا رہے ہیں اور حکومت کے پاس گندم کا کافی ذخیرہ موجود ہے ظاہر کرتی ہے۔ کہ موجودہ گرانی ہماری خود پیدا کردہ ہے۔ اور اگر حکومت زیادہ کوشش کرے تو یہ تکلیف جلد دور ہو سکتی ہے۔

اول تو حکومت کو چاہیئے کہ خواہ اس کو نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ جو گندم اسکے پاس ہے۔ اس کو قیمت خرید پر فروخت کرنا شروع کر دے۔ اس طرح بھاؤ گرتا دیکھ کر وہ لوگ بھی جنہوں نے بلیک مارکیٹ کے لئے گندم روک رکھی ہے۔ خود بخود اپنے ذخیرے منڈیوں میں لے آئیں گے۔ دوسری بات جو حکومت کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ ملک کے باہر خوراک لے جانے والوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

مبلغ گولڈ کوسٹ کو حادثہ

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ گولڈ کوسٹ ایک حادثہ آتش میں جل گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم مولوی صاحب کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر)

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

سپین میں تبلیغ اسلام

سفارتی نمائندوں سے تعلقات۔ لیکچر۔ درس و تدریس۔ ایک خاندان کا قبول اسلام

از مکرم چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج سپین مشن

سفیر ارجنٹائن سے ملاقات

ہز ایکسی لنسی سفیر ارجنٹائن کو بندہ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو ٹریکٹ "کمیونزم اور ڈیموکریسی" اور اسی طرح اسلام کا اقتصادی نظام کتاب بھی بھجوائی تھی۔ جس پر انہوں نے بڑی اچھی رائے کا اظہار کیا۔ بندہ ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ تو بہت محبت اور تپاک سے پیش آئے۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت پر سے پابندی اٹھانے کے لئے بھی انہوں نے مدد کی۔ نیز ہمارے ایک نوجوان نو مسلم بھائی مبارک احمد صاحب جو یتیم ہیں۔ ان کی قابل قدر اعانت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میری موجودگی میں ہی ایک خط اپنی حکومت کو لکھوایا۔ کہ کمیونزم کے خلاف ان کی کتاب اسلام کا اقتصادی نظام خریدنی چاہیئے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ اس سے قبل اسی کتاب کی ایک کاپی پریذیڈنٹ ریپبلک ارجنٹائن کو سفارت کی معرفت بھجوائی گئی تھی۔ جن کی طرف سے نہایت شکریہ کا خط ملا تھا۔

ان سے قریباً ایک گھنٹہ عام عالمگیر سیاسیات پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک موقعہ پر یہ جنرل اسمبلی کے نمائندہ بھی رہ چکے ہیں۔

اروگوائی کے وزیر مختار سے ملاقات

اروگوائی کے ایک یونیورسٹی کے پروفیسر اور وکیل سے اس سال تارا گرنا میں تعارف ہوا تھا۔ وہ بمعہ اپنی فیملی کے کار میں یورپ کا سفر کر رہے ہیں۔ انہوں نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کتاب خرید کی تھی۔ جب میڈرڈ آئے۔ تو انہوں نے اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ تین چار مرتبہ دار التبلیغ میں آئے۔ ایک روز ان کی خاطر قریباً تین گھنٹہ لیکچر دیا۔ ان کے علاوہ حاضری بیس سے زائد تھی۔ یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ ہسپانوی لوگوں کا کیریکٹر بالکل مشرقی لوگوں کی طرح ہے۔ خود میرا تجربہ ہے۔ انگریز یا دوسرے یورپین ایک جلسہ میں ایک گھنٹہ سے زائد شاید ہی ٹھیرنے کے عادی ہوں۔ مگر ہسپانوی لوگ مذہبی باتوں کو بڑے شوق اور دلچسپی سے سنتے خواہ لیکچر لمبا ہی کیوں نہ ہو۔ ان پروفیسر صاحب نے اپنے ملک میں اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی کافی تعداد میں فروخت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بندہ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کی ہسپانوی ترجمہ کی ایک کاپی ان کو دی ہے۔ کیونکہ یہ غیر ملکی ہیں۔ اس دوست نے اپنے ملک کے نمائندہ سے خاکسار کے متعلق ذکر کیا۔ اور مجھے بتایا کہ وزیر صاحب نے بتایا ہے۔ کہ انہیں ملاقات کر کے بڑی خوشی حاصل ہوگی۔ چنانچہ بندہ نے ان سے ملاقات کی۔ "اسلام کا اقتصادی نظام" ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اسے پڑھنے اور اس کے متعلق اپنی رائے بھجوانے کا وعدہ کیا۔ لیگیشن کے سکریٹری صاحب بھی بڑی محبت سے پیش آئے۔

ہسپانوی کونسل مقیم کراچی کی شادی کی تقریب میں شمولیت

SR. Cervino جو ہسپانوی حکومت کی طرف سے پاکستان میں بطور کونسل مقرر ہیں۔ میرے ان کے اور ان کی فیملی کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں۔ وہ دو سال کے بعد شادی کی غرض سے رخصت پر تشریف لائے ہیں۔ بندہ کو بھی شادی پر مدعو کیا۔ وہاں ان کے دیگر رشتہ داروں سے تعارف ہوا۔ میرے مشرقی لباس کی وجہ سے چرچ کے پادری صاحب کی خاص توجہ میری طرف ہوئی۔ مجھے بلا کر پوچھنے لگے۔ کہ تم کیتھولک ہو۔ بندہ نے کہا۔ بندہ مسلمان ہے۔ کہنے لگا تم ہم لوگوں کو اپنی مسجد میں داخل ہونے نہیں دیتے۔ میں نے کہا بالکل غلط ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کی کیتھولک لوگوں کو ہرگز ممانعت نہیں۔ اس پر خاموش ہو گیا۔ اور چرچ میں داخل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ایک میاں بیوی کا قبول اسلام

دار التبلیغ میں باقاعدہ آنے والے ملاقاتیوں میں ایک میاں بیوی بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بندہ نے خاوند کا اسلامی نام عبد السلام اور بیوی کا ناصرہ رکھا ہے۔ اس سے قبل بھی ایک فیملی نے اسلام قبول کیا تھا۔ میاں کا اسلامی نام سعید احمد اور بیوی کا نام سعیدہ اور بچہ کا نام لطف احمد رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ان کو اب نماز کا سبق دیا جاتا ہے۔

ایک گھرانے میں کھانے کی دعوت

ہمارے نو مسلم بھائی عبد السلام کے بڑے بھائی کی بیوی بھی باقاعدہ مشن میں تشریف لاتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند لامذہب ہیں۔ اور اخلاقی حالت بھی اچھی نہیں۔ انہوں نے اپنے گھر مدعو کیا۔ کہ ان کے خاوند کی کچھ اصلاح ہو جائے۔ مگر وہ صاحب جلدی جلدی کھانا ختم کر کے بہانہ بنا کر چلے گئے۔ اس طرح گفتگو کا بہت کم موقعہ ملا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ کوشش کی جائے گی۔ کہ کسی طرح وہ کسی دن مشن میں تشریف لائیں۔

ایک کونٹس کے گھر پر جا کر تبلیغ اسلام

ایک خاتون دیر سے مشن سے تعلق رکھتی ہیں۔ کبھی کبھی اپنے گھر مدعو کر لیتی ہیں۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو مجھ سے تبلیغ کرواتی ہیں۔

یہ بیوہ اور معمر ہیں۔ ایک بہن ان کے ساتھ رہتی ہیں۔ لیکن سخت کٹر اور متعصب کیتھولک ہیں۔ ہمیشہ مخالفت کے رنگ میں پیش آتی ہیں ایک روز کہنے لگیں۔ اچھا اگر تمہارا مذہب سچا ہے تو پانچ سال میں کتنے مسلمان بنائے۔ بندہ نے جواب دیا۔ اول تو خود تمہیں معلوم ہے۔ کہ اس ملک میں تبلیغ کی اجازت نہیں۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بالکل اس تعداد کے لگ بھگ ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں ان کے شاگردوں کی تھی۔ اس پر وہ خاموش ہو گئی۔ اور شرمندگی محسوس کی۔ بندہ نے تفصیلاً بتایا۔ کہ سچائی اور تعداد کا کیا تعلق

ایک نو مسلم کے والدین کے گھر چائے کی دعوت

ہمارے نو مسلم بھائی فلاح الدین صاحب آج کل لنڈن میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان کی سوتیلی والدہ سخت کٹر کیتھولک ہیں پہلے بندہ نے انہیں دار التبلیغ میں مدعو کیا۔ پھر ایک روز انہوں نے مجھے اپنے گھر پر چائے پر مدعو کیا۔ اور تین گھنٹہ تبلیغ کی۔ بندہ نے انہیں بتایا۔ کہ دراصل لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان نہیں۔ توحید کا عقیدہ فطرتی عقیدہ ہے۔ شرک کے عقیدہ کو فطرت ہی قبول نہیں کرتی۔ کہ خدا ایک عاجز انسان ہو۔ اور انسانی طبعی لوازمات کی حاجت رکھتا ہو۔ عیسائی لوگوں نے جب نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا۔ تو اب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت مریم اور اولیاء کے بت تراشتے ہیں۔ اور گو زبان سے اقرار نہ کریں۔ مگر حقیقی بت پرست ہیں۔ آپ لوگ ہمارے ملک کے ہندوؤں۔ بدھوں کو تو بت پرست کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر کبھی نہیں سوچتے۔ کہ ان میں اور آپ میں کیا فرق ہے۔ صرف ناموں کا فرق ہے۔ خدائے واحد تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ بغیر آنکھوں کے وہ ہر چیز دیکھتا ہے۔ بغیر کانوں کے سنتا ہے بغیر زبان کے اپنے مقربوں سے کلام کرتا ہے۔ گنہگاروں کے گناہوں کو بخشتا ہے۔ مضطرب کی اضطراب کو سنتا ہے ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ مشکلات سے رہائی دیتا ہے۔ یہ امر کہ وہ ہماری التجاؤں کو سنے۔ اس کے لئے صرف ایک شرط ہے۔ کہ ہم سچے دل سے اس کی اطاعت کریں۔ اگر یہ معرفت حاصل نہ ہو۔ کہ ہم ہر وقت اسے دیکھیں۔ تو کم از کم یہ مقام تو حاصل ہو۔ کہ وہ ہمیں دیکھتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح الموعود کی طرف سے ایک خاتون کے خط کا جواب

بارسلونہ سے براہ راست سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کی خدمت میں ہسپانوی زبان میں ایک خاتون نے خط لکھا۔ جسے حضرت اقدس نے مجھے ترجمہ کر کے واپس بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت اقدس نے از راہ شفقت محترم خاتون کو خود جواب لکھوایا۔ اس کے آخر میں حضور اقدس نے فرمایا ہے۔

"ہسپانیہ ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے اسلام کی ایک دفعہ پہلے بھی روشنی دیکھی تھی۔ لیکن اس وقت اسکی روشنی جنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ آخر میں مشتبہ ہو گئی۔ اب وہ روشنی محبت اور صلح کے پیغام کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے۔ اس وجہ سے وہ دائمی ہوگی۔ اور کبھی نہ بجھے گی۔ اور کبھی وہاں سے نکالی نہ جائیگی"

ان خاتون کا اسی سال تعارف ہوا تھا۔ بارسلونہ کی نمائش میں میاں بیوی نے "اسلام کا اقتصادی نظام" خریدا تھا۔ بعد میں وہاں کافی اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کئی ایک کتب بھی واقف لوگوں میں فروخت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔ اور دعا ہے۔ کہ اسلام کی روشنی جلد اس ملک میں پھیل جائے۔ آمین اللہم آمین۔

دار التبلیغ میں ملاقاتیوں کی آمد

اتوار کی صبح کو تو بندہ کام پر جاتا ہے۔ دوپہر کے بعد اسلام کے متعلق دلچسپی رکھنے والے لوگ آتے ہیں۔ آنے والوں میں یونیورسٹی کے طالب علم بھی شامل ہیں۔ علاوہ سوال و جواب کے بندہ کسی موضوع پر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختصر سی تقریر کر دیتا ہے۔ بعض اوقات "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ جب تک کہ اسکی اشاعت پر سے پابندی نہ اٹھائی جائے۔ نو مسلم احباب بھی اکثر اس روز وقت نکال کر دار التبلیغ میں آتے ہیں۔ اور ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھتے ہیں۔

ایک جرمن خاتون کی اسلام سے گہری دلچسپی

ان کا مشن سے قریباً تین سال سے تعلق ہے۔ سلسلہ کا کافی لٹریچر پڑھ چکی ہیں۔ اسلام کی سچائی ان پر کھل چکی ہے۔ بلکہ نماز مکمل زبانی یاد کر چکی ہیں۔ جب بندہ ان سے دریافت کرتا ہے۔ کہ اسلام کب قبول کروگی۔ تو یہ جواب دے کر "فی الحال نہیں جلد آئندہ" ٹال دیتی ہیں۔ جرمن انگلش۔ فرنچ خوب اچھی طرح اور کسی قدر ٹرکش زبان بھی جانتی ہیں۔ باقی احباب کے ساتھ اب بعض دفعہ مل کر نماز بھی ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔ اتوار کے روز آنے والوں میں دو مسلمان طالب علم مراکش کے بھی ہیں۔ ایک یونیورسٹی میں قانون پڑھ رہے ہیں۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کو تبلیغ احمدیت

یہ دوست "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" "مسیح کہاں فوت ہوئے ہیں؟" مطالعہ کر چکے ہیں۔ Asin Palacios کیتھولک پادری مستشرق ان کے استاد تھے۔ جنہوں نے اسلام کے خلاف کئی کتب لکھی ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ جو اپنے ملک کے غیر احمدیوں کی طرح لفظ رفع پر بحث کرتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

حکومت ایران کا مبارک اقدام

لبنان میں جوئے کی ممانعت۔ عراق میں یہودیوں کے خفیہ منصوبے

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت)

(۱)

ایرانی وزیر خارجہ مسٹر کاظمی نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کا مفاد نشہ آور اشیاء (مسکرات) کا استعمال ایران کے اندر اور بیرونی ممالک میں ایرانی سفارت خانوں میں قطعی ممنوع ہوگا۔ اس حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محکمہ آڈیٹر کو بھی تحریر کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایران کے داخلی و خارجی اخراجات میں سے مسکرات کے بل کو حذف کر دیا کرے۔

مندرجہ بالا حکم یقیناً ایک مبارک اقدام ہے جو ایران کی پبلک اور حکومت کے لئے مفید ہوگا۔ قرآن کریم کے ایجابی اور سلبی احکام کی اساسی حکمت و غایت یہ ہے کہ بدی کو قطعی روک دیا جائے اور بلند اخلاق و عادات حسنہ کا رواج ہو۔

شراب نوشی نہ صرف اقتصادی رنگ میں ملک و قوم کے لئے سراسر لعنت و مصیبت ہے۔ بلکہ اس کے لوازمات اپنے اندر خوفناک و المناک مصائب و نتائج رکھتے ہیں۔ جس خاندان میں شراب نوشی کی عادت پھیل جائے۔ اس خاندان کے افراد کا انجام ہمیشہ ہی خراب ہوا۔ اس خاندان میں عزت اور شہرت کی جگہ نکبت و ادبار نے لے لی۔ اور اس کا خاتمہ عبرت۔ عبرت ہوا۔ اور وہ زمانہ کا افسانہ ہو گیا۔

شراب ام الخبائث ہے۔ اسلام سے قبل اس کا پینا عرب سوسائٹی کا جزو لاینفک تھا۔ لیل و نہار اس کا دور چلتا۔ شراب کے کئی اسماء عرب شعراء کے دیوانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس شراب کو بالکل حرام کر دیا گیا۔ جس دن شراب کی حرمت کا اعلان کر دیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشکوں کے مٹکے توڑ دیئے اور مدینہ کی گلیاں اس شراب سیال سے ایمان افروز منظر کی نمائش کر رہی تھیں۔

الغرض شراب فسق و فجور کا منبع و مصدر ہے اس کا نہ پینا برکت اور فوائد کو لئے ہوئے ہے اور اس کا پینا لعنت اور خوفناک نتائج کا حامل ہے۔

(۲)

لبنانی پارلیمنٹ نے اکثریت آراء سے جوئے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس موقعہ پر پارلیمنٹ کے ممبران نے جو تقاریر کی ہیں۔ وہ دراصل احکام قرآنی کی فضیلت و صدق کو پیش کرتی ہیں۔

ایک ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"جوئے کی ممانعت کا قانون فوری پاس کیا جائے۔ اس میں انتظار اور تاخیر نقصان کا باعث ہے۔ آپ سب حاضرین مجھے جانتے ہیں کہ میں خود جوا کھیلتا ہوں اور اس کا ماہر بھی ہوں۔"

دوسرے ممبر نے کہا۔

"طرابلس میں ایک نوجوان نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ کیونکہ یہ نوجوان جوئے کی وجہ سے شکست کھا چکا تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے نقدی کا مطالبہ کیا۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا جس کے نتیجہ میں بیوی کو قتل کر دیا گیا۔"

ایک ممبر نے کہا۔

"جوئے کو دین اور دنیا کے اخلاق بھی حرام قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اس کو ممنوع قرار دیا جائے۔"

دوسرے ممبر نے کہا۔

"جوا انسان کو ذلیل بناتا ہے۔ اور لبنانی قانون ہمیں فضیلت سکھاتا ہے۔ اس لئے اس کو بند کر دیا جائے۔"

اسلام کے اقتصادی نظام کی امتیازی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ قوم میں بہت حد تک مساوات کو قائم رکھتی ہے۔ تاکہ اعلیٰ، وسطی اور اسفل طبقہ کے تعلقات مابین اچھے رہیں۔ اور بغاوت کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ سود کی ممانعت کی بھی یہ حکمت ہے کہ ایک شخص تو انتہائی دولت و ثروت کو اپنے قبضہ میں کر لے۔ اور دوسرا بالکل ہی تہی دست ہو جائے اسلام اس کو ہرگز جائز قرار نہیں دیتا۔ اگر اسلام نے جوئے کو حرام قرار دیا۔ تو وہ دراصل اقتصادی نقائص و امراض کا تریاق ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جو اشخاص جوئے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ اخلاقی لحاظ سے بہت ہی کمزور ہوتے ہیں۔ ان میں غیرت اور عزت نفس بالکل نہیں ہوتی۔ جس کے نتیجہ میں وہ قومی اور خاندانی اخلاق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ طمع ہر وقت ان کے سر پر سوار رہتی ہے۔ اور وہ مفید کاموں سے رک جاتے ہیں۔ الغرض اسلام نے اگر جوئے کو حرام کیا۔ تو اس میں جہاں قوم میں اقتصادی توازن کو قائم رکھنا ہے۔ وہاں "مکارم الاخلاق" کا اظہار بھی ہے۔

(۳)

کچھ عرصہ ہوا۔ عراقی حکومت نے بعض یہودیوں کو اس شبہ میں گرفتار کر لیا۔ کہ وہ جاسوس ہیں۔ اور عراق کی اطلاعات حکومت اسرائیل کو پہنچاتے ہیں۔ تحقیق پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شبہ بالکل درست ہے۔ تلاشی لینے پر بعض یہودی مقامات سے اسلحہ ثقیلہ بھی برآمد ہوا۔ ان یہودی جاسوسوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عراقی اقتصادیات اور وسائل کی تحقیق کر رہے تھے۔ عراقی حکومت کے داخلی کوائف کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

ان یہودی جاسوسوں اور اسلحہ کے ذخیروں کے فوٹو بھی شائع ہوئے ہیں۔ عراقی گورنمنٹ اور اس کی پولیس قابل صد مبارک ہے کہ اس نے ان جاسوسوں کو گرفتار کر کے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہودی عزائم کو بے نقاب کیا ہے

یہودیوں کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی "ZIONISM" یعنی صیہونیت کے مقاصد کے مطالعہ سے اس قوم کے خطرناک ارادوں کا پتہ لگتا ہے۔ اس موومنٹ کا مطمح نظر یہ ہے کہ اسرائیل ارض موعودہ پر یعنی بحر نیل سے بحر فرات تک قبضہ کر کے اپنے آباؤ و اجداد کی شوکت پارینہ کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔

اگر جغرافیائی لحاظ سے مندرجہ بالا یہودی مقصد کا تجزیہ کیا جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام عرب ممالک پر یہود قبضہ کرنے کا ناپاک ارادہ رکھتے ہیں بے شک فلسطین کے ایک حصہ میں یہودی ریاست قائم ہو چکی ہے۔ اور اس کے سیاسی۔ جغرافیائی اقتصادی اور اجتماعی خطرات بھی بہت زیادہ ہیں لیکن اگر ان خطرات کا مقابلہ کیا جائے۔ تو اس کا ازالہ بھی ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف اتحاد اور تنظیم کی ہے۔

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت سمجھ آجانے کے بعد!

تحریک جدید کے دفتر اول کے ایک مجاہد جنہوں نے اپنا وعدہ اٹھارہویں سال کا پیش حضور کرتے ہوئے ایک رقم بغیر نام کے لکھی۔ ان کی خدمت میں منظوری ارسال کرتے ہوئے لکھا گیا۔ کہ رقم وعدہ کے ادا کرنے کا وقت معین کریں۔ اور کہ آپ نے فلاں رقم کس کی طرف سے دی ہے۔ انہوں نے جواباً لکھا ہے۔ میری انتہائی کوشش یہی ہوگی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں پہلے دو تین ماہ کے اندر ہی وعدہ ادا کر دوں۔ اور اگر قرض کی صورت بن سکی۔ تو قرض لیکر ہی ادا کر دوں۔ ورنہ پندرہ روپے ماہانہ قسط سے تو چھ سات ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ادا کر دوں گا۔

میں نے نام بوجہ طوالت نہ لکھے تھے۔ ورنہ اس میں راز نہ تھا۔ بات یہ ہے کہ تحریک جدید کی اہمیت اور صحت ضرورت سمجھ آجانے کے بعد میری طبیعت میں خلش تھی۔ کہ کاش میں زیادہ سے زیادہ اپنے مرحومین عزیزوں کو اس صدقہ جاریہ میں شامل کرتا۔ مگر مالی طاقت اس کے مانع تھی۔ چنانچہ یہ طے کیا۔ کہ ایماناً و احتساباً ایک ہی وعدہ میں ایسے لوگوں کو شریک کیا جائے۔ چنانچہ وعدے کرتے وقت میرے مدنظر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صلحاء ارض و سماء کے خاص مقام سب تھے۔

ہر احمدی جو اپنے مرحومین رشتہ داروں کو تحریک جدید میں شامل کرنا چاہئے۔ کر سکتا ہے اور دفتر اول میں اپنے ساتھ شامل کر سکتا ہے۔ چونکہ تحریک جدید اس وقت تک نازک ترین دور سے گذر رہی ہے۔ اور اس کا فنڈ مقروض ہو رہا ہے۔ اس لئے جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو وہ اپنے اس سال کے وعدوں میں اپنے عزیزوں کو شامل کر کے بھی اضافہ کر کے تبلیغ کے فنڈ کو مضبوط کر سکتے ہیں۔

جن جماعتوں یا براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کی طرف سے ابھی وعدوں کی فہرست نہیں آئی ہے۔ وہ فوری توجہ فرما کر اپنی فہرست ارسال فرمائیں۔ اور جن کے وعدے ہی براہ راست ہوتے ہیں وہ تو یہ اعلان پڑھتے ہی وعدہ ایک چٹھی کے ذریعہ اسی وقت لکھ کر جلد ڈاک کر دیں۔ وعدہ کی آخری میعاد قریب آگئی ہے۔ لیکن وعدہ جیسا اخیری آدمی ہو نا خوبی نہیں۔ بلکہ ایک سقم ہے۔ بہرحال جماعتیں فہرستیں جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

حاجت مند دوست توجہ فرمائیں

ہمیں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک تجربہ کار بہرہ کی ضرورت ہے۔ جو یورپین طریق کار سے خوب واقف ہو۔ حاجت مند لوگ درخواستیں بھیجدیں۔ مخلص احمدی بہرہ کو ترجیح دیجائیگی۔

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

محترمہ بیگم صاحبہ مکرم برادرم بابو عبد الرحمٰن ایم۔ اے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ اب کچھ افاقہ محسوس ہے لیکن تا حال صحت کی رفتار تسلی بخش نہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔

میرا لڑکا محمد حمید احمد اور اس والدہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد صدیق از لاہور)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۷)

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

ہمارے امام ہمام نے اپنے عہد خلافت میں حتی الامکان تبلیغ اسلام کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ چنانچہ جن دنوں انگلستان کے شاہی خاندان کے چشم و چراغ پرنس آف ویلز ہندوستان سیاحت کے لئے آئے تھے۔ (جس کو قریباً تیس سال ہو چکے ہیں) تو حضور پر نور نے نہایت ہی دلکش، مؤثر اور لطیف انداز میں ایک کتاب تصنیف فرما کر تحفۃً پیش کی اور اس کے ذریعہ شاہی خاندان تک اسلام کا پیغام کماحقہ پہنچا دیا یہ کتاب کیسی تھی اور اس کا کیا اثر ہوا۔ اس کے متعلق اہل تشیع کے مشہور آرگن اخبار ذوالفقار لاہور کے ایڈیٹر صاحب کا بیان قابل مطالعہ ہے۔ پڑھئے اور لطف اندوز ہو جئے۔

ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار لاہور

"تحفہ شہزادہ ویلز احمدی جماعت کی طرف سے ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو ہز رائل پرنس آف ویلز کی خدمت میں معرفت پنجاب گورنمنٹ پیش ہوا۔ شہزادہ موصوف نے اس کو نہایت عزت و احترام سے قبول فرمایا۔ اس کے بعد ہمیں اطلاع ملی کہ لاہور اور جموں تک اس سفر میں ولی عہد صاحب بہادر نے اسے بغور پڑھا اور بعض مقامات پر پرنس آف ویلز کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتا تھا۔ اور صاحب ممدوح نے یکم مارچ کی رات اس تحفہ کو اول سے آخر تک دیکھ لیا اور بہت خوش ہوئے۔ یہ خبر سنکر ہمیں اس تحفہ کے دیکھنے کا از حد اشتیاق ہوا۔۔۔ جس کو ہم نے اسواسطے بھی بغور دیکھا کہ وہ کون کون سے مقامات ایسے اس تحفہ میں رکھ دیئے ہیں۔ جن کو عبور کرتے وقت شہزادہ بلند اقبال کا چہرہ کھل کھلا جاتا تھا۔ اور ایک مسرت حاصل ہوتی تھی۔ ہم نے بھی اس تحفہ کو بغور دیکھا ہے ہم خلیفہ ثانی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت اسلام میں ہمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چاہے کسی کارخانہ کا کوئی کاریگر ہماری شکل کا کوئی اور کافر کیوں نہ تراش لے لیکن یہ بڑی بے انصافی ہو گی کہ ہم ایک اچھے کام کو اچھا نہ کہیں۔ تحفہ ویلز کا بہت سا حصہ ایسا ہے۔ جو تبلیغ اسلام سے لبریز ہے اور ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ جس کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ ہم اخبار نویسی کے میز پر تعصب کی مالا گلے سے اتار کر رکھ دیتے اس واسطے اس تحفہ کو دیکھکر عش عش کر اٹھے اس تحفہ میں فاضل مصنف نے سنت رسول اللہؐ پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ دعوت اسلام کو بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ برطانیہ کے تخت و تاج کے وارث تک پہنچا دیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسلام کے کسی فرقہ کا کوئی فرد یا موجودہ زمانہ کا کوئی شورش پسند اخبار حسد اور بغض کی راہ سے اس تحفہ پر کوئی اٹیک کرے یا اس کو پبلک میں کوئی اور رنگ دے کر دکھلائے۔ وہ ہمارے نزدیک کاذب حاسد ہے۔ بعض مقامات ایسے ہیں جن میں مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے ابتداء سے آخر تک مختصر حالات لکھے ہیں۔۔۔ اور کچھ حالات خلیفہ اول اور ثانی نے مختصراً اپنے لکھے ہیں۔ اور اپنے سلسلہ کے لکھے ہیں۔ جو بالکل واقعات پر مبنی ہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ اور خلیفہ اول اور ثانی کے فوٹو بھی شامل کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ اپنے فرقہ کی مختصر تاریخ ہے۔ اور باقی تمام حصہ شہزادہ ویلز بہادر اور شہنشاہ معظم کی خدمت میں دعوت اسلام کا ہے۔۔۔ بالغرض دعوت اسلام ایک مرصع روپہلی کشتی میں ہز رائل پرنس آف ویلز کے حضور یہ تحفہ بر موقعہ لاہور تشریف آوری گورنمنٹ ہاؤس میں پیش کیا۔۔۔ آخر میں ہم ضرور یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے سلسلہ کی فلاح اور بہبود کے واسطے وہ کام کیا ہے۔ جس سے دوسرے فرقہ والے مسلمانوں کو بجائے حسد کے ایک سبق حاصل کرنا چاہیئے"

اخبار ذوالفقار لاہور

اس معرکۃ الآراء اور بلند پایہ تبلیغی تحفہ کے متعلق انگریزی اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی اسجگہ نقل کیا جا سکتا تھا۔ مگر ترتیب کے لحاظ سے مسلمانوں ہندؤں۔ آریوں سکھوں کے بعد جب عیسائیوں کی آراء کا نمبر آئے گا۔ تب وہ بھی ہدیۂ قارئین کرام کر دی جائے گی (انشاء اللہ) فی الحال اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے

ڈاکٹر ذکی سعید بغدادی

صاحب موصوف نے عید الفطر کے موقعہ پر بمقام بوڈاپسٹ (ہنگری) احمدیہ دار التبلیغ میں تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ

"جب میں ہنگری میں داخل ہوا۔ اور ٹرین سے سر باہر نکالا تو ہنگری کے بعض باشندوں اور عرب کے لوگوں میں اس قدر مشابہت معلوم ہوئی کہ اگر ہنگری کے لوگ یورپین لباس میں نہ ہوتے۔ تو میں یہی خیال کرتا کہ میں عربوں کو دیکھ رہا ہوں۔ میں نے یورپ کے متعلق یہ سمجھا ہوا تھا۔ کہ سوائے ترکوں کے اور کوئی مسلم قوم مغرب (یورپ) میں نہیں ہے۔ اور ترکوں کی حالت دگرگوں ہونے پر میرا خیال تھا کہ اب یورپ سے اسلام کا نام و نشان اٹھ گیا ہے لیکن مجھے حیرت ہوئی جبکہ یورپ کے دو ممالک سے بعض دوستوں نے مجھے ایاز خاں کا پتہ نوٹ کرایا اور لندن و برلن میں احمدیوں کی شاندار مساجد کا علم ہوا۔ مجھے احمدیوں کے عقائد میں کوئی نئی بات نظر نہیں آئی۔ اور یورپ میں ان کی تبلیغی مساعی کی کامیابی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب آرہے ہیں۔

اخبار الفضل ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء

مرزا سلیم بیگ صاحب کارکن اعلیٰ ہائیکورٹ حیدر آباد دکن

"۱۹۲۲ء میں پہلی مرتبہ مجھے قاہرہ (مصر) جانے کا اتفاق ہوا۔ میں قاہرہ میں ٹھہر گیا۔ اور میرے ہمسفر دوست دو روز قاہرہ میں ٹھہر کر یورپ چلے گئے۔ تقریباً ایک ہفتہ کے بعد مجھے قاہرہ میں محمود احمد صاحب عرفانی سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ کچھ وطنیت۔ کچھ سلسلہ واقفیت نے ہم دونوں کو اس طرح متحد کیا کہ میرا اکثر وقت محمود احمد صاحب عرفانی کے ساتھ گذرنے لگا عرفانی صاحب قاہرہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ اسلام تھے اور وہاں اپنے مشن کا کام مصریوں میں نہایت ہی خوبیوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ اجنبیت اور غیر ملکی ہونے کے باوجود عرفانی صاحب نے مصری شرفاء کی مجلسوں میں اچھا رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ نامور اور ممتاز ہستیوں سے مراسم رکھتے تھے۔ اسلئے عرفانی صاحب کی وجہ سے مجھے قاہرہ اور زندگی قاہرہ کے مطالعہ کا کافی موقع ملا۔ اور میں اس مشن کی کوششوں کو بھی دیکھتا رہا۔ جو عرفانی صاحب مبلغ کی حیثیت سے وہاں انجام دے رہے تھے۔ عرفانی صاحب کی ہی رہبری سے فلسطین اور شام میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کی کوششوں کو دیکھا

دوسری مرتبہ ۱۹۳۰ء میں قاہرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور یہ بڑی خوش نصیبی تھی کہ عرفانی صاحب موجود تھے۔ اور ان کا مشن نہایت کامیابی سے اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔ اس مرتبہ کی ملاقات تجدید اتحاد کا باعث ہوئی۔ اور مجھے مشن کی کارگذاری پر۔ مشن کے رسوخ پر۔ مبلغ کے خلوص پر غور کرنے کا بہت زیادہ موقع ملا۔ میں ان تاثرات کو لئے ہوئے فلسطین۔ شام۔ استنبول اور برلن وغیرہ گیا۔ جہاں مجھے جماعت احمدیہ کی تنظیم اور کوششوں کا ثبوت ملتا گیا۔ مجھے حقیقتاً نہایت صدق دل سے اس کا اعتراف ہے کہ میں نے ہر جگہ جماعت احمدیہ کے مبلغوں کی کوششوں کے نقوش دیکھے۔ ہر جگہ اسلامی روایات کے ساتھ تنظیم دیکھی۔ ہر جگہ اس جماعت میں خلوص اور نیک نیتی پائی۔ جماعت احمدیہ میں سب سے بڑی خوبی اتحاد عمل اور امام جماعت کے احکام کی پابندی ہے۔ اسکے اراکین کہیں اور کسی حال میں شعائر اسلام اور احکام اسلام کو نظر انداز نہیں کرتے اور نہ اپنی اصلی غرض اور فرض سے انجان ہوتے ہیں۔ تقریروں یا ملاقاتوں میں انکا نقطۂ نظر موجود ہوتا ہے۔ اور وہ اشارۃً کنایۃً اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ محنت برداشت کرتے ہیں۔ غیر مانوس اور غیر مشرب لوگوں میں رسوخ پیدا کر کے اپنے فرائض کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور اپنی تبلیغی حیثیت کو نمایاں رکھتے ہیں۔ الخ"

(منقول از کتاب مرکز احمدیت قادیان ص ۶۲)

یو۔ پی کے مشہور تعلقہ دار راجہ صاحب ننانپارہ

"لندن جیسے بین الاقوامی آبادی کے شہر میں ابتک مسلمانوں کی ایک مسجد بھی نہ تھی۔ احمدی جماعت یقیناً مستحق آفرین ہے کہ اس نے اپنی عالی ہمتی سے مسلمانان لندن کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا"

(اخبار حقیقت لکھنؤ منقول از رسالہ ریویو اردو)

سپین میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

بندہ نے جب وضاحت سے بتایا۔ کہ دراصل رفع روحانی کا سوال ہے۔ رفع جسمانی کا درحقیقت کو جھگڑا ہی نہ تھا۔ جب ان سے جواب بن نہ پڑا۔ تو کہنے لگا۔ کہ یہ تشریح آپ احمدی لوگوں کی ہے۔ چونکہ اور لوگ بھی بحث سن رہے تھے۔ سب نے ان معنوں کو پسند کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ دشمن کے ہر قسم کے اعتراضوں سے بری کروں گا۔ اور ان کو بلند کروں گا۔ ان کے بھائی اشبیلیہ میں رہتے ہیں۔ جو پروٹسٹنٹ ہیں۔ کسی قدر عربی اور انگریزی زبان جانتے ہیں۔

انفرادی ملاقاتیں

ایک واقف فیملی نے چائے پر بلایا۔ انہیں تبلیغ کی۔ اسی طرح ایک اور فیملی کے گھر گیا۔ جن کا بڑا لڑکا آرکیٹکٹ کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔" اسلام کا اقتصادی نظام" مطالعہ کے لئے دیا۔ لڑکا انگریزی خاصی جانتا ہے ان لوگوں نے دار التبلیغ میں آنے کا وعدہ کیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

اس بارے میں بندہ نے ایک مفصل خط ڈائریکٹر آف پراپیگنڈا کے نام لکھا۔ اور بندہ نے خود بھی ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ چونکہ نئے ہیں۔ ملاقات کے وقت تو بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مگر چند دنوں کے بعد جواب یہ بھجوایا۔ کہ وہ سابق وزیر تعلیم کے فیصلہ کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ جبکہ دیگر مذاہب کے بارے میں حکومت کی پالیسی میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ان حالات میں سوائے اس کے کیا چارہ ہے۔ کہ مولا کریم ہی ان لوگوں کو سمجھ دے۔ کہ یہ لوگ اس کے دین کی اشاعت میں روک بن کر اس کے عتاب کا موجب نہ ہوں۔ بلکہ آسمانی برکت سے حصہ لینے والے ہوں۔ آمین۔ خدا تعالےٰ جلد اشاعت پر سے پابندی اٹھائے جانے کی کوئی صورت پیدا کرے۔ اس کتاب کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

تبلیغ بذریعہ خطوط

بارسلونہ وغیرہ سے زیر تبلیغ احباب کے خطوط موصول ہوئے۔ ان کو جواب دے دیا گیا۔ لوگ اسلام کے متعلق معلومات کے لئے لٹریچر مانگتے ہیں۔ اور ہسپانوی زبان میں لٹریچر بہت کم موجود ہے۔ مشکل تو ساری یہ ہے۔ کہ شائع کرنے کی اجازت ہی نہیں۔

سپین اور مذہبی آزادی

ایک عرصہ سے خفیہ پولیس نے پیچھا کرنا چھوڑ دیا تھا۔ مگر اس دفعہ پھر ایک شخص خفیہ پولیس کا بعض جھوٹی سچی رپورٹوں کی بنا پر آ نکلا۔ تو پوچھنے لگا۔ کہ کیا تم نے کتاب شائع کی ہے۔ اس کی مراد اسلام کا اقتصادی نظام سے تھی۔ سنسر شپ کی طرف سے جو اجازت نامہ ملا تھا۔ مجھے دکھانے کے لئے کہا۔ اس پر بندہ نے خفیہ پولیس کے آدمی کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ یہاں جب بندہ اسلام کا مبلغ ہے۔ تو میرا کام اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔ آپ لوگوں کو اس پر تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ بندہ ہرگز ہرگز ملک کے سیاسی معاملات میں دخل نہیں دیتا۔ میرا سپین میں پانچ سالہ قیام اس بات پر شاہد ہے۔ دراصل یہ سب چرچ کی شرارت ہے۔ اور چونکہ ابھی تک حکومت اور چرچ کا خوب گٹھ جوڑ ہے۔ اور کیتھولک چرچ بدقسمتی سے انسانی پیدائشی حق سے اہل سپین کو محروم رکھنا چاہتا ہے۔ یعنی کانشنس کی آزادی۔ تبلیغ کی آزادی۔ حکومت چرچ کے کہنے پر عمل کرتی ہے۔ خدا تعالےٰ جلد ان صبر آزما حالات کو اپنے فضل سے ختم کرے۔ اور تبلیغ کی آزادی ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے میدان تیار ہو رہا ہے۔ جونہی مذہبی آزادی حاصل ہوئی۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اراگون کے پریس میں احمدیت کا ذکر

اراگون علاقے کے چوٹی کے اخبار Heraldo de Aragon نے خاکسار کے فوٹو کے ساتھ ایک مختصر سا آرٹیکل شائع کیا۔ دراصل جرنلسٹ نے بندہ سے دوران گفتگو میں بعض سیاسی حالات پر تبادلہ خیالات کیا تھا۔ جس کا ذکر کیا۔ اس میں مصر اور ایران کے تعلق میں انگریزوں کے سلوک کا ذکر تھا۔ بندہ نے انہیں بتایا کہ دنیا کے موجودہ حقیقی رہنما امام جماعت احمدیہ نے ہند و پاکستان کی آزادی سے قبل انگلستان کو یہ مشورہ دیا تھا۔ انگلستان کے لئے یہ بہتر ہوگا۔ کہ انگلینڈ ان ملکوں کو جو غلام ہیں۔ آزاد کر دے۔ تا ان ملکوں کے کئی لاکھ سپاہی اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہوئے از خود کمیونزم کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ مشورہ امام جماعت احمدیہ نے اب بھی کمیونزم اور ڈیماکریسی پر جو پمفلٹ لکھے ہیں۔ ان میں دیا ہے۔ کہ جو ملک پوری طرح آزاد نہیں۔ انہیں آزادی دے دینی چاہیئے۔ یہ مشورہ بہت قابل قدر تھا۔ مگر کاش کہ وہ اس سے دور رس اثر کو بھانپ سکتے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ کشمیر کے متعلق بتایا کہ جب براعظم ہند کی تقسیم ہندو مسلم کے سوال پر ہوئی ہے۔ تو ریاست کشمیر میں بھی اسی اصول پر عمل ہونا چاہیئے۔ ہم اس سے زیادہ نہیں چاہتے کہ آزادانہ رائے شماری ہو۔ مگر ہندوستانی فوجوں کی موجودگی میں یہ بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ نامہ نگار نے اس گفتگو کی طرف آرٹیکل میں اشارہ کیا۔

لجنہ اماء اللہ توجہ کریں

الفضل کے ذریعہ بہنوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ایک مختصر سا تعلیمی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نصاب ماہ جنوری میں ختم کرنا ہوگا۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی لجنات میں مقرر کردہ نصاب ختم کرا دیں۔ اور فروری کے پہلے ہفتہ میں امتحان لے کر دفتر لجنہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ نظارت تعلیم و تربیت میں رپورٹ دی جا سکے۔ نصاب مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) کلمہ طیبہ مع ترجمہ اور عقائد اسلام (۲) نماز سادہ اور نماز باترجمہ

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

امریکہ اور برطانیہ مصر کو نئی تجویز پیش کریں گے

لندن ۲۱ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ مصر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نئی سکیم بنا رہے ہیں اور حال ہی میں واشنگٹن میں مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اور مسٹر ڈین ایچی سن کے درمیان گفت و شنید میں اس سکیم کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا ہے۔ اس نئی تجویز میں علاقائی دفاع کی اساس پر مسئلہ مصر کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ابھی تک دونوں حکومتوں میں اس بات پر اتفاق نہیں ہو سکا کہ یہ نئی تجویز کس شکل میں مصر کو پیش کی جائے البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ کو دونوں وزراء خارجہ نے تبادلہ خیالات کے بعد متعلقہ افسران کے مطالعہ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

چینی فوجیں اہم مقامات پر جمع ہو رہی ہیں

پیرس ۲۱ جنوری۔ فرانس کے سرکاری حلقوں کو یقین ہے کہ اگر اشتراکی چین نے ہند چینی میں کھلی مداخلت کی تو امریکہ اور برطانیہ فرانس کو فضائی اور بحری امداد دیں گے۔

چینی مداخلت کا خطرہ کچھ عرصہ سے بڑھ رہا ہے۔ اب یہ خطرہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ چینی فوجیں سرحدوں کے اہم مقامات پر جمع ہو رہی ہیں۔ (اسٹار)

لیبیا میں چار لاکھ ووٹر رائے دینگے

ٹریپولی ۲۱ جنوری۔ نئی ریاست لیبیا میں انتخابی مہم زور شور سے شروع ہو گئی ہے۔ گو پولنگ شروع ہونے میں ابھی ایک مہینہ باقی ہے۔

تمام سیاسی جماعتوں نے انتخابی اجلاس منعقد کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن ابھی کسی جماعت نے اپنے امیدواروں کا اعلان نہیں کیا۔ نامزدگی کا دن ۲۹ جنوری مقرر کیا گیا ہے۔

انتخابی فہرستوں پر جن میں چار لاکھ سے زیادہ ووٹر درج ہیں۔ آخری نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ بعض ووٹروں کے نام درج نہیں کئے گئے۔ ان کے اعتراضات سنے جا رہے ہیں۔

لیبیا کی نئی کرنسی لے کر ایک جہاز ٹریپولی پہنچ گیا ہے۔ اسے پولیس کے سخت پہرے میں جہاز سے اتار کر ایک محفوظ کمرے میں رکھ دیا گیا ہے۔ اور کرنسی افسروں کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جو اس کی تمامتر ذمہ داری سنبھال لیں گے۔ کرنسی لے کر ایک جہاز بن غازی روانہ ہو گیا ہے۔ کرنسی کا تبادلہ انتخابات کے بعد مارچ میں شروع کیا جائے گا۔ (اسٹار)

برطانیہ میں کوئلہ کی پیداوار میں اضافہ

لندن ۲۱ جنوری۔ نیشنل کول بورڈ کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ برطانیہ میں کوئلے کی پیداوار پچھلے سال کے مقابلے میں ۷,۰۰۰,۰۰۰ ٹن بڑھ گئی ہے لیکن اسی حساب سے اس کی مانگ بھی بہت بڑھ گئی ہے جسے پورا کرنے کے لئے ۱۰,۰۰۰ مزید کان کنوں کی ضرورت ہے

آدمیوں کی کمی کی اصل وجہ مکانوں کا مسئلہ ہے چیئرمین نے بتایا کہ پچھلے سال فی آدمی ۳.۰۳ ٹن کوئلہ کی پیداوار تھی جو قبل از جنگ کے معیار کے مطابق تھی۔ لیکن ۱۹۳۸ء کے ریکارڈ کے مقابلے میں کم ہے۔ اس وقت فی آدمی پیداوار ۳.۰۹ ٹن تھی۔ گذشتہ سال برطانیہ کی کانوں سے ۲۱۱,۹۵۰,۰۰۰ ٹن کوئلہ نکالا گیا۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے واقعات

ڈربن ۲۱ جنوری۔ منی لعل گاندھی نے "انڈین اوپینین" میں ایک طویل مقالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے نسلی امتیاز کے متعلق اپنے تجربات بیان کئے ہیں۔

جب انہوں نے ڈربن سے ریلوے سیٹ بک کرانے کی کوشش کی تو انہیں بتایا گیا کہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کی تمام نشستیں بک ہو چکی ہیں لیکن جب وہ تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لے کر اندر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ سیکنڈ کلاس کی لاتعداد نشستیں خالی تھیں

انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں ریلوے اسٹیشن پر اس گیٹ سے اور پل سے گذر کر آیا تھا جسے صرف یورپین کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان فروری میں ٹیونس کی شکایت پیش کرے گا

پاکستان نے عرب وفود سے گفت و شنید کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان فروری کے پہلے ہفتے میں ٹیونس کی شکایت اقوام متحدہ میں پیش کرے گا فروری میں یونان فرانس کی جگہ حفاظتی کونسل میں لے گا۔ اگر فرانس ٹیونس کی موجودہ حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پاکستان فی الفور اس مسئلہ کو پیش کر دے گا۔

مصر، شام، سعودی عرب، لبنان، عراق اور یمن کے نمائندوں نے کافی بحث و تمحیص کے بعد اپنی حکومتوں کو یہ مشورہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کی رائے میں

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ سارے عرب ممالک ٹیونس کے متعلق متحد ہو جائیں۔ یہ تجویز عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام پاشا وزیر خارجہ مصر ڈاکٹر صلاح الدین پاشا اور عراقی نمائندہ محمد فاضل الجمالی کے زور دینے پر منظور کی گئی ہے سعودی عرب، لبنان اور شام اسکے خلاف تھے۔

فرانس کے تازہ اقدام سے تیونس میں مصالحت کے امکانات ختم ہو گئے

لندن ۲۰ جنوری۔ تیونس میں فرانس اور عربوں کے درمیان تعاون کے امکانات بہت کم ہو گئے ہیں اور ایک بحران پیدا ہونے کی صورت نظر آ رہی ہے۔ فرانس نے حال ہی میں جو سخت اقدامات اٹھائے ہیں ان کے متعلق فرانسیسی حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام اس سول نافرمانی کو ختم کرنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے جو نئے ریذیڈنٹ جنرل کے مصالحتی مشن کے خلاف کی جا رہی ہے اور جس کی وجہ سے پچھلے چند روز میں تیونس اور دوسری جگہوں میں تشدد کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اور جانی نقصان پہنچ رہا ہے۔

تیونس کی سب سے بااثر اور مضبوط جماعت مسلم فیڈریشن نے غیر محدود اور عام ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ عراق حفاظتی کونسل سے تیونس کے مسئلہ پر بحث کرنے کیلئے کہے گا۔ "مانچسٹر گارڈین" کے پیرس کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ تیونس میں صورت حال اتنی خراب ہو گئی ہے کہ اب اس پر قابو پانے کیلئے پھر ایک بار ابتداء سے کام شروع کرنا پڑے گا۔

"گارڈین" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے اگر حکومت فرانس کوئی معقول اور معتدل قدم اٹھاتی تو اسے موجودہ مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ فرانس اور عربوں کے باہمی تعاون کے امکانات اب ختم ہو چکے ہیں اور اب جو خلیج پیدا ہو گئی ہے اس کا پاٹنا بہت مشکل ہے۔ (اسٹار)

مختصرات

نیویارک ۲۰ جنوری۔ اقوام متحدہ کے منصوبہ بندی کے عملے نے اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں نیویارک کے علاقہ میں عمارتوں کے اخراجات میں اوسطاً ۱۹.۴ فیصدی اضافہ ہوا ہے (اسٹار)

نیویارک ۲۰ جنوری۔ اقوام متحدہ کے بین الاقوامی بچگان کے ہنگامی فنڈ کے زیر اہتمام افغانستان میں کابل کے نزدیک دائیوں کی تربیت کے لئے ایک سکول جاری کر دیا گیا ہے

فنڈ کے ہیڈ کوارٹر نیویارک کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں افغانستان میں ۱۲,۰۰۰,۰۰۰ آدمیوں کی آبادی کیلئے صرف ایک سو سے کم ڈاکٹر تھے جن میں دو غیر ملکی خواتین ڈاکٹر بھی شامل تھیں (اسٹار)

لیوپولڈ وائیل ۲۱ جنوری۔ بلجیم کانگو کے دس سالہ ترقی کے منصوبے میں ذرائع مواصلات۔ سڑکوں ریلوں اور آبی راستوں کے لئے نو کروڑ دس لاکھ پاؤنڈ مخصوص کئے گئے ہیں۔ عالمی بنک نے اسی مقصد کے لئے ۷۰,۰۰۰,۰۰۰ ڈالر کا قرضہ دیا ہے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ تیل صاف کرنے کا جو نیا کارخانہ چار کروڑ پاؤنڈ کی مالیت سے تیار کیا جا رہا ہے۔ تقریباً چار لاکھ ٹن کروڈ آئل سالانہ صاف کرے گا۔ یہ تیل زیادہ تر کویت سے حاصل کیا جائیگا نیا کارخانہ دریائے ٹیمز کے کنارے واقع ہو گا۔

واشنگٹن ۲۰ جنوری۔ امریکی اخبارات نے کانگرس میں مسٹر چرچل کی تقریر سے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ نہر سویز کے علاقے میں امریکہ، ترکی اور فرانس کی فوجیں بلانا چاہتے ہیں۔ حکومت مصر نے ابھی تک اس تقریر کی وضاحت طلب نہیں کی۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

لنڈن ۲۱ جنوری۔ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس میں بتایا گیا تھا کہ مسٹر چرچل اپریل میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس بلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس امر کا انکشاف لارڈ اسمے نے کیا جو جمعرات کے روز مسٹر چرچل امریکہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس لنڈن پہنچے تھے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کسی خاص وجہ سے وزرائے اعظم کی کانفرنس اپریل میں نہ ہو سکی تو پھر اکتوبر میں ہو گی۔

تیونس کے دو شہروں میں مارشل لاء

کراچی ۲۱ جنوری۔ تیونسی محبان وطن اور پولیس کے درمیان تصادم ہو جانے کے بعد فرانسیسی حکام نے تیونس کے دو شہروں تیونس اور حمام میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اس تصادم میں سینکڑوں تیونسی زخمی ہو گئے۔ بہت سے سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے

پاکستان نے لیبیا کو تسلیم کر لیا

کراچی ۲۱ جنوری۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان نے نئی قائم شدہ اسلامی مملکت لیبیا کو تسلیم کر لیا ہے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ترجمان نے بتایا ہے کہ درحقیقت پاکستان لیبیا کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والے ملکوں میں شامل تھا۔ اس کا اعلان ۲۴ دسمبر کر دیا گیا تھا۔ جب گورنر جنرل پاکستان نے شاہ لیبیا کو مبارکباد کا پیغام بھیجا تھا۔